بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ✦ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ / ہفتہ ۹ ذوالحجہ ۱۴۰۳ھ / ۱۷ تبوک ۱۳۶۲ ہش / ۱۷ ستمبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع (ہفتہ ۱۷ ستمبر ۸۳ء ۹ بجے صبح)

"جسم میں شدید درد کی تکلیف ہے جسکی وجہ سے ساری رات بے چینی رہی۔ نیند بھی ٹھیک طرح نہیں آئی۔ منہ میں چھالوں کی وجہ سے سوزش ہو گئی ہے جسکی وجہ سے بھی کافی تکلیف ہے۔ بلڈ پریشر بڑھا ہوا ہے"

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی
- چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ ۱۶ تبوک / ستمبر۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی ہدایت پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے پڑھائی اور نماز سے قبل مختصر خطبہ دیا۔

مولانا صاحب نے احباب کرام کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ سنگاپور کے بارہ میں تازہ اطلاع بہم پہنچائی۔ اس کے بعد گزشتہ یادگار اور تاریخی عید الفطر کا ذکر کرتے ہوئے عید الاضحیٰ پر بھی ایسی ہی تیاری کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے صدرانِ محلہ سے درخواست کی کہ وہ اپنی تیاری مکمل رکھیں تاکہ جب غریب بھائیوں کی مدد کرنے اور انہیں عید کی خوشیوں میں شریک کرنے کے لئے کوئی احمدی دوست ان کے پاس آئے تو اسے موزوں معلومات فراہم کر سکیں۔

مولانا نے حضور کے موجودہ دورۂ مشرق بعید کو الٰہی نوشتوں کے عین مطابق موعود دورہ قرار دیا اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورۃ کہف کی آیت ۹۱ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ کی تفسیر میں براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۹۳ پر یہ تحریر فرمایا ہے کہ:-

"..... یعنی پھر ذوالقرنین جو مسیح موعود ہے جسے ہر ایک سامان عطا کیا جائے گا ایک اور سامان کے پیچھے پڑے گا یعنی ممالک شرقیہ کے لوگوں کی حالت پر نظر ڈالے گا۔"

مولانا موصوف نے اس ضمن میں حضور کے دورہ کی خارق عادت کامیابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک کی۔ خطبہ ثانیہ کے دوران مولانا نے حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع دی اور موصوفہ کی صحت کیلئے دعا کی تحریک کی۔ خطبہ ایک بجے شروع ہوا اور سوا ایک بجے ختم ہو گیا۔

اعلان تعطیل

عید الاضحیٰ کے سلسلے میں روزنامہ الفضل میں مورخہ ۱۸ اور ۱۹ ستمبر بروز اتوار و سوموار چھٹی ہوگی لہٰذا ان دنوں میں پرچہ شائع نہیں ہوگا قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

سنگاپور میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی مصروفیات

حضور ایدہ اللہ کی زیر صدارت انڈونیشیا ملائشیا سنگاپور اور صباح کی مجالسِ عاملہ کے اجلاس

دینِ اسلام کی سربلندی اور ترقی کیلئے منصوبہ بندی اور اہم مسائل پر غور

محترم امیر صاحب مقامی کے نام محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کا مرسلہ تار

ربوہ ۱۵ تبوک / ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سنگاپور کے بارے میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے نام مرسلہ تار میں مزید دو دنوں کی مصروفیات کی تفصیل ارسال کی ہے

تار میں بتایا گیا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱ اور ۱۲ ستمبر کو انڈونیشیا ملائشیا صباح اور سنگاپور کے ممالک کی جماعت ہائے احمدیہ کی مجالس عاملہ کے اجلاسوں میں شرکت فرمائی۔

حضور نے ان اجلاسوں کی صدارت فرماتے ہوئے درپیش مسائل کے حل اور مستقبل میں دینِ اسلام کی ترقی اور سربلندی کیلئے منصوبہ بندی کرنے کے سلسلے میں عہدیداروں کو اہم ہدایات سے نوازا۔ یہ سارے اجلاس کئی گھنٹے جاری رہے

تار میں بتایا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ دونوں دنوں میں حسب معمول مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت پڑھانے کے بعد مجلس عرفان میں تشریف فرما ہوئے اور سنگاپور اور دیگر علاقوں کے احباب کو اپنے روح پرور ارشادات سے نوازا احباب جماعت نے نہایت درجہ ذوق و شوق سے حضور کے بابرکت ارشادات کو سنا اور اپنی روحانی تشنگی بجھانے کا سامان کیا۔

حضور ایدہ اللہ کی ۱۱ اور ۱۲ ستمبر کی مصروفیات کا ایک اہم حصہ یہ بھی تھا کہ حضور انور کے دستِ مبارک پر سنگاپور، انڈونیشیا، ملائشیا اور صباح کے احباب نے عہدِ بیعت کی تجدید کی۔

احباب کرام اپنے امام ایدہ اللہ کے اس تاریخ ساز اور بابرکت دورہ کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ تا مشرق کے اس دور دراز علاقے میں بھی اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا جھنڈا اونچے سے اونچا لہرانے کی توفیق مل سکے۔ آمین۔

امرائے کرام اور سیکرٹریان امورِ عامہ کی خدمت میں ضروری گذارش

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے جملہ امرائے کرام، صدر صاحبان اور سیکرٹریان امورِ عامہ کی خدمت میں بطور یاد دہانی گذارش ہے کہ مرکز میں اور جماعتوں میں بھی شعبہ امور عامہ کے فرائض میں خدمت خلق خصوصاً غرباء، بیوگان اور یتامیٰ کی خبر گیری، حصولِ روزگار میں ضرورتمندوں کی راہنمائی نیز ملکی اور قومی ضرورتوں میں حکام اور رفاہی ادارہ جات سے تعاون، دوسروں کیساتھ حسنِ تعلقات اور مؤثر رابطہ، اصلاح اخلاق اور پابندیٔ نظام کے ضمن میں افراد جماعت کی عمومی نگرانی اور مفادِ سلسلہ کا تحفظ اور جملہ مرکزی ہدایات کی تعمیل وغیرہ شامل ہیں۔

ان تمام فرائض کی باحسن وجوہ ادائیگی کیلئے ضروری ہے کہ جملہ عہدیداران محض رضائے الٰہی کے حصول کی غرض سے پوری مستعدی اور محنت اور دعاؤں کے ساتھ کوشش فرمائیں اور مرکز کو اپنی مساعی سے باقاعدہ مطلع رکھیں اور دوسرے شعبہ جات کی طرح اپنے اپنے ہاں کی رپورٹ مرکز میں بھجواتے رہیں اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ جملہ جماعتی عہدیداران بالخصوص امراء اور سیکرٹریان امور عامہ جب کبھی مرکز میں تشریف لائیں تو ضرور ایسا موقع نکالنے کی کوشش فرمائیں کہ نظارت کے کارکنان ان سے ملاقات کر کے ان کی مساعی سے آگاہ ہو سکیں اور حسبِ ضرورت تبادلۂ خیالات کر سکیں۔

عہدیداران کے علاوہ میں تمام احباب جماعت سے بھی تعاون اور دعا کی درخواست کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام اور احمدیت اور مخلوقِ خدا اور ملک و قوم کی بہتر سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار خادم سلسلہ
(محمد شفیع اشرف - ناظر امور عامہ - ربوہ)

لجنات ضلع فیصل آباد متوجہ ہوں

لجنات ضلع فیصل آباد کا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۲۵ ستمبر ۸۳ء بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح مسجد احمدیہ فیصل آباد میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

تمام نگران حلقہ جات، صدر لجنات اپنی سیکرٹریوں کو ہمراہ لے کر وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ضلع فیصل آباد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ - پبلشر: مسعود احمد - پرنٹر: سید عبدالحی - مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ - قیمت: ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۹ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ

۱۷ تبوک ۱۳۶۲ ہش

تدبیر اور دعا دونوں کو ان کے کمال تک پہنچانے کی اہمیت

ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کی رو سے یہ امر ایک بنیادی اصل کی حیثیت رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی انسان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا اس بنیادی اصل میں بظاہر ایک استثناء یہ نظر آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ غلبۂ حق کی غرض سے اپنے کسی مامور کے ذریعہ کمزور و بے بضاعت انسانوں کی ایک جماعت قائم کرتا ہے تو نہ صرف یہ کہ دوسرے اس امر کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے کہ اس جماعت میں حق کو غالب کرنے کی استطاعت موجود ہے بلکہ خود اہل حق کو بھی غلبۂ حق کا کام اپنی طاقت اور استطاعت سے بالا نظر آتا ہے۔ اس کے باوجود وہ اس کام کو سرانجام دینے کی خاطر سر دھڑ کی بازی لگانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے اور بالآخر ان کی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود حق انہی کے ذریعہ غالب آکر رہتا ہے۔

دراصل غلبۂ حق کی یہ ساری جدوجہد بھی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کے بنیادی اصل سے مستثنیٰ نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ خدائی جماعت کے افراد کو اس برائے نام مادی استعداد کے علاوہ جو مخالفین حق کو نظر آرہی ہوتی ہے اور جسے وہ خاطر میں نہیں لاتے ایک زبردست روحانی قوت و استعداد بھی عطا کرتا ہے اور وہ روحانی استعداد ان کے مخالفین کی نگاہوں سے یکسر پوشیدہ ہوتی ہے۔ وہ روحانی استعداد دعا اور اس کی معجزانہ قبولیت سے عبارت ہوتی ہے۔ وہ اپنی برائے نام مادی استعداد کو اس کی آخری حد تک کام میں لاکر غلبۂ حق کی ظاہری کوششیں بروئے کار لانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے اور ساتھ کے ساتھ وہ اپنی خداداد روحانی استعداد یعنی دعاؤں کی قوت سے کام لینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے جو وہ پوشیدہ اپنے رب سے مانگتے ہیں خدا تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے اسے پورا کر کے ظاہر کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے طاقتور مخالفین جو ان کی مادی کمزوری اور بے بضاعتی کو نیز غلبۂ حق کے تعلق میں ان کی بظاہر حقیر اور سراسر ناکافی کوششوں کو دیکھ کر ان پر ہنس رہے ہوتے ہیں بالآخر یہ دیکھ کر کہ فی الواقعہ ان کی حقیر کوششوں کے عظیم الشان نتائج ظاہر ہو رہے ہیں حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ دراصل وہ اس خفیہ روحانی طاقت سے جو دعاؤں اور ان کی معجزانہ قبولیت کی شکل میں اہل حق کو عطا کی جاتی ہے یکسر بے خبر ہوتے ہیں۔

اہل حق غلبۂ حق کی خاطر جو عاجزانہ اور متضرعانہ دعائیں اپنے رب کے حضور مانگتے ہیں اور جنہیں کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے ان کی قبولیت دو طرح سے ظاہر ہوتی ہے۔ ایک تو خدا تعالیٰ ان کی مادی طاقت اور استطاعت کو رفتہ رفتہ بڑھاتا چلا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں ان کی وسعتیں درجہ بدرجہ پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ دوسرے وہ ان کی انتہائی محدود مادی استطاعت کے مطابق ان کی حقیر مساعی اور کوششوں کے حیرت انگیز نتائج ظاہر کرتا چلا جاتا ہے۔ ایسا اس کی معجزانہ تائید و نصرت کے نتیجہ میں ظاہر ہوتا ہے۔ مادی اور روحانی کوششوں کا یہ تسلسل بالآخر اپنے منطقی نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہتا اور وہ نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ انتہائی مخالف اور نامساعد حالات کے باوجود آخر کار حق غالب آتا ہے اور اس شان سے غالب آتا ہے کہ انتہائی زور آور اور طاقتور مخالف قوتیں مغلوب ہی نہیں ہوتیں بلکہ مطیع و منقاد بن کر خود حق کی والہ و شیدا بنے بغیر نہیں رہتیں۔ باطل کا نام و نشان مٹ جاتا ہے اور اس کی بجائے ہر طرف حق ہی غالب اور حکمران نظر آتا ہے۔ یہ معجزانہ تائید و نصرت چونکہ عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے اس لئے خدائی جماعت کی کامیابی کا تمام دارومدار دعاؤں پر ہی ہوتا ہے اور وہ اس سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوتیں۔

یہی وجہ ہے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ ہمارا تمام تر دارومدار دعا ہی پر ہے۔ ہمارے ذریعہ حق غالب آئے گا تو دعا ہی کے ذریعہ غالب آئے گا۔ لیکن اس ضمن میں یہ جاننا اور پوری بصیرت کے ساتھ اس حقیقت سے آگاہ ہونا ضروری ہے کہ دعاؤں میں اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے اور ان کے نتیجہ میں حیرت انگیز تبدیلیاں اس وقت رونما ہوتی ہیں جب ساتھ کے ساتھ اپنی ظاہری مساعی اور کوششوں کو اپنی محدود مادی استطاعت کی آخری حد تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تدبیر اور دعا دونوں کو ان کے کمال تک پہنچانے کی ہمیں بطور خاص نصیحت فرمائی ہے۔ حق کو زمین کے کناروں تک پھیلانے اور غالب کرنے میں ہماری کامیابی کا تمام تر راز اس امر میں مضمر ہے کہ ہم تدبیر اور دعا دونوں کو ان کے کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

برّاعظم آسٹریلیا میں پہلی احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر ایک تدبیر ہے اور بقدر استطاعت ہی یہ تدبیر بروئے کار لائی جا سکتی ہے لیکن اس میں کامیابی کی ضامن وہ دردمندانہ اور متضرعانہ دعائیں ہیں جو برّاعظم آسٹریلیا میں روحانی انقلاب رونما ہونے سے متعلق اپنے حالیہ دورۂ مشرق میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور آپ کی اتباع میں ساری جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور کر رہی ہے۔ ان ایام میں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم حضور ایدہ اللہ کے اس دورہ کی کامیابی کے لئے اور بالخصوص برّاعظم آسٹریلیا میں عظیم روحانی انقلاب رونما ہونے کے لئے دعائیں کریں اور اس تضرع عاجزی اور تسلسل سے دعائیں کریں کہ دعاؤں کو ان کے کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں تاکہ تدبیر اور دعا دونوں کے کمال تک پہنچنے کے نتیجہ میں برّاعظم آسٹریلیا میں غلبۂ اسلام کی شکل میں وہ عظیم روحانی انقلاب جلد تر رونما ہو جسے دیکھنے کے لئے ہماری آنکھیں ترس رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے اور محض اس کے فضل خاص کے نتیجہ میں ہمیں جلد تر ہماری مراد مل جائے۔ آمین

موت العالم موت العالم

(مولانا عبدالمالک خانؒ کی وفات پر)

عبدالمالک خان کی رحلت
نصف صدی تک خدمتِ دیں کی
دیں کی خاطر دنیا تج دی
دیں کے لئے قربانی یکسر
روحِ شفا تحریریں اس کی
ہر لمحہ تھا دل میں اس کے
ملک کے ہر کونے میں پہنچا
گھانا میں بھی جا کر اس نے
شمعِ خلافت کا پروانہ
مرضیٔ مولےٰ ۔ از ہمہ اولےٰ

مدّاحوں کی آنکھیں ہیں نم
جاں سے نباہا عہد یہ ہر دم
جاں بھی دی اس راہ میں ہمدم
حق کے لئے ایثارِ مجسم
اس کی خطابت سحر کا عالم
خدمتِ دیں کا عزم مصمّم
دیں کا مبلّغ ۔ حق کا معلّم
لہرایا اسلام کا پرچم
جذب سراپا عشقِ مجسّم
اس کی رضا پر سر اپنا خم

آج یہ پھر احساس ہوا ہے
موت العالم موت العالم

دینِ متیں کا خادم آیا
جنتِ علیا ۔ خلد بریں ہو
تیرا قرب عطا ہو اس کو
عجز سے پیشِ داورِ محشر

ربِّ ترحم ۔ ربِّ ترحم
اس کا مقدر ۔ ربِّ معظم
تیری رضا سے ہو یہ مکرّم
لب پر ہے محمود کے ہر دم

عبدالمالک حال ہے حاضر
نظرِ ملطّف ۔ ربِّ دو عالم

مرزا محمود احمد (الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امنِ عالم کا منشورِ اعظم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبۂ حجۃ الوداع

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل
مربی سلسلہ۔ ربوہ

—①—

تاریخ اسلام میں حجۃ الوداع سے مراد وہ آخری حج ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرامؓ کے ساتھ کیا اور اس کے بعد آپؐ نے وفات تک کوئی حج نہ کیا۔ آپؐ کا یہ آخری حج اور یہ اجتماع عظیم جس میں مختلف اطراف واکناف سے آئے ہوئے فرزندان توحید شریک تھے۔ عظمتِ اسلام کا ایک شاندار مظاہرہ ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے پہلے اس حج کا ارادہ فرمایا۔ اس کا مقصد جہاں احکام قرآنی اور تعلیمات اسلامی کو عرب کے مختلف اطراف میں پہنچانا تھا وہاں باہمی تعارف و تعاون کے لئے فضا کو پیدا کرنا بھی تھا۔ چنانچہ اس امر کا اعلان عام کر دیا گیا کہ اس سال سنہ ۱۰ھ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس وفد حج کی قیادت فرمائیں گے۔ اس اعلان اور خبر نے ہر مسلمان گھرانہ میں خوشی اور انتہائی مسرت کی لہر دوڑا دی ہر مسلمان بے قرار تھا اور اس کی یہ خواہش تھی کہ وہ اس حج کے لئے جائے اس حج میں جس کی قیادت اور جس کا انتظام و انصرام حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کر رہے ہیں۔

چنانچہ ۲۶ ذی قعدہ سنہ ۱۰ھ کو مدینہ منورہ سے یہ عظیم اور تاریخی قافلۂ حج روانہ ہوا۔ عجیب منظر اور سماں تھا۔ سفر حج پر نکلنے سے پہلے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں صحابہ کرامؓ سے خطاب فرمایا جس میں فریضۂ حج کی اہمیت، آداب اور شرائط بیان فرمائیں۔ ذوالحلیفہ کے مقام پر آپؐ نے احرام باندھا اور اہل مدینہ کے لئے یہی مقام ہمیشہ کے لئے میقات ہو گیا۔ اور یہ قافلہ حج جس میں ازواج مطہرات بھی آپؐ کے ساتھ تھیں تسبیح و تحمید کرتا ہوا اور لبیک اللّٰھم لبیک کے الفاظ کا ورد کرتا ہوا مکہ معظمہ کے لئے روانہ ہوا۔ یہ ایک دلربا اور جاذب نظر منظر تھا۔ حضور انور نے اپنی مبارک آنکھوں سے اتنا عظیم اجتماع دیکھا اس معاشرہ میں جہاں کا حدود اربعہ شراب نوشی، جوا، زنا، اور بت پرستی تھا۔ آپؐ کی عظیم اور غیر معمولی کامیابی کا یہ قافلہ گواہ تھا اور آپؐ کے لائے ہوئے انقلاب نے جو تعمیر و تطہیر کا فریضہ سرانجام دیا۔ یہ قافلہ اس کی شہادت ناطق تھا۔ یہ قافلہ آپؐ کی خوشکن کامیابی کے وسیع اثرات اور عملی ثمرات کی منہ بولتی تصویر تھا۔ ڈاکٹر میکال۔ ایچ ہارٹ MICHAEL H HART. آپؐ کے کمالات کا اعتراف کرتے ہوئے رقمطراز ہے:۔

He was the only man in history who was supereemely successfull on both the religous and secular levels.

آپؐ تاریخ کے واحد شخص ہیں جو انتہائی حد تک کامیاب رہے۔ مذہبی سطح پر بھی اور دنیوی سطح پر بھی۔

(The 100, New Jersey 1978)

—②—

یہ قافلہ کئی مقامات پر پڑاؤ کرتا ہوا سفر کے نویں روز یعنی ۴ ذی الحجہ کو مکہ کے قریب وادی طویٰ میں پہنچا۔ اہل مکہ میں سے بالخصوص بنو ہاشم کے بچوں کو جب اطلاع ہوئی تو وہ فرطِ محبت اور خوشی سے پھولے نہ سمائے اور وہ بھاگم بھاگ رَسُوْلُنَا رَسُوْلُنَا ہمارے رسول۔ ہمارے رسول کہتے ہوئے وادیٔ طویٰ میں پہنچ گئے۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم پر رقت کا عالم طاری تھا۔ آپؐ نے ان بچوں کو اپنے ساتھ کسی کو آگے اور کسی کو پیچھے بٹھا لیا صحابہ کرامؓ نے بھی آپؐ کی اتباع میں ان بچوں کو اپنے ساتھ بٹھا لیا۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی پہلی نظر جب کعبۃ اللہ پر پڑی تو آپؐ نے فرمایا:۔

"اَللّٰھُمَّ زِدْہُ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّمَھَابَۃً وَّبِرًّا"

اے خدا تو اس گھر کو اور زیادہ عزت و شرف اور وقار عطا فرما۔

بعد ازاں آپؐ نے کعبہ کے سات طواف کئے۔ حجر اسود کو بوسہ دیا۔ مقام ابراہیم پر دو نفل ادا کئے۔ زمزم کا پانی پیا۔ بعد ازاں سات دفعہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ جب آپؐ صفا پہاڑی پر چڑھتے تو فرماتے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ، اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ، وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔

۸ ذی الحج کو آپؐ منیٰ تشریف لے گئے وہاں رات گذاری۔ ۹ ذی الحجہ کو آپؐ عرفات تشریف لے گئے۔

—③—

عرفات میں آپؐ نے قصواء نامی اونٹنی پر سوار ہو کر صحابہ کرام سے خطاب فرمایا۔ اس وقت کے رواج کے مطابق بڑے مجمع کو خطاب کرنے کا طریق یہ تھا کہ بلند آواز والے اصحاب کھڑے ہوتے جو آپؐ کے ہر فقرہ کو بلند آواز سے دہراتے پھر آگے دوسرے احباب دہراتے اور اس طرح آپؐ کا پیغام سب حاضرین تک پہنچا۔ اس خطبہ کے بعض فقرات مندرجہ ذیل ہیں۔

- اے لوگو میری بات کو توجہ سے سنو۔ اس سال کے بعد اور اس جگہ شاید میں تم سے دوبارہ ملاقات نہ کر سکوں۔
- لوگو! اس آخری وقت تک جب تم اپنے خدا سے جا ملو تمہارے خون اور تمہارے اموال ایک دوسرے پر حرام ہیں (یعنی ان کی حفاظت کرنا تمہارا فرض ہے) جیسا کہ تمہارے اس دن اور تمہارے اس مہینہ اور تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔
- سن لو کہ میں نے یہ بات پہنچا دی ہے اے اللہ تو گواہ رہیو!
- زمانہ جاہلیت کے تمام اصول میرے ان پاؤں کے نیچے ہیں۔ یعنی ان کو اب ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا گیا ہے۔
- اے انسانو! تمہارا رب بھی ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے۔ یعنی انسانیت کا اتحاد وحدتِ رب اور وحدتِ آدم کی بنیاد پر قائم ہونا چاہیئے۔
- کسی عربی کو کسی عجمی پر قطعاً کوئی فضیلت نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر نہ سرخ کو سیاہ پر اور نہ سیاہ کو سرخ پر یعنی قومی نسلی اور رنگ کے امتیاز باعث فضیلت نہیں ہیں۔ فضیلت کا معیار تقویٰ پر ہے۔
- ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اور تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ میرے بعد نافرمان بن کر ایک دوسرے کی گردنیں نہ کاٹنا۔
- زمانہ جاہلیت کے تمام سود ختم کئے جاتے ہیں اور میں اپنے ہی خاندان میں سے سب سے پہلے عباس بن عبدالمطلب کا سود ختم کرتا ہوں کیونکہ اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ سود نہیں رہے گا۔
- زمانہ جاہلیت کے تمام خونوں کے مطالبات قصاص کو میں کالعدم کرتا ہوں۔
- زمانہ جاہلیت کے جملہ اعزازات اور مرتبے منسوخ ہیں۔ سوائے سِدَانَۃ اور سِقَایَۃ الْحَجِّ یعنی کعبہ کی نگرانی اور دیکھ بھال کا کام اور حاجیوں کو پانی پلانے کا اہتمام۔
- قتل عمد کا قصاص لیا جائے گا اور شبہ قتل عمد (جو پتھر یا لکڑی کی ضرب سے ہو) اس کی دیت سو اونٹ مقرر کی جاتی ہے۔
- خواتین کے متعلق میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ کیونکہ وہ تمہاری تحویل میں ہیں۔ میری اس نصیحت کو اچھی طرح سے سمجھو۔ میں نے تم کو یہ بات پہنچا دی ہے۔ تم اپنی خواتین پر جہاں حق رکھتے ہو وہاں خواتین بھی تم پر حق رکھتی ہیں تم نے ان عورتوں کو اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے یعنی ان کے معاملات میں خدا کی رضا کو مدنظر رکھا جائے۔
- اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نماز کو التزام سے ادا کرو۔ رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ اپنے ذاتی اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ فریضۂ حج کی ادائیگی کرو۔ اپنے ارباب بست و کشاد کی فرمانبرداری کرو تاکہ تم جنت اللہ میں داخل ہو جاؤ
- اے لوگو! اللہ تعالےٰ نے ہر وارث کا حصہ مقرر کر دیا ہے۔ ۱/۳ سے زیادہ وصیت نہیں ہے۔
- اے خدا تو گواہ ہے کہ میں نے بات پہنچا دی۔ صحابہؓ نے پکار کر کہا یا رسول اللہ! ہم اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ آپؐ نے یہ پیغام پہنچا دیا۔ پھر حضور انور نے ارشاد فرمایا جو اس وقت یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں تک میرے اس پیغام کو پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں۔

مورخین نے آپؐ کے اس خطبہ کو "اَلْخُطْبَۃُ الْجَامِعَۃُ" یعنی کامل خطاب کے الفاظ سے معنون کیا ہے۔

—④—

خدا تعالےٰ کی طرف سے آپؐ کو یہ الہاماً بتلا دیا گیا تھا کہ اس حج کے بعد آپؐ کی وفات ہو جائے گی آپؐ نے اس تاثر کی وجہ سے صحابہ کرامؓ کو تاکیدی انداز میں نصائح فرمائیں۔ اس خطبہ کے دو حصے ہیں۔ خطبہ کا ایک حصہ مقامی حالات

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاقِ حسنہ کا مالک غازی اور روزے دار کا درجہ پالیتا ہے

اعلیٰ اخلاق کی اہمیت وضرورت

(مکرم بشیر احمد صاحب زاہد قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

اخلاق فاضلہ کی عظمت و اہمیت اس قرآنی حصہ سے عیاں ہے جس میں مذکور ہے کہ جب تخلیق کائنات کا الٰہی منصوبہ اَن گنت ارتقائی مراحل سے گزر کر اس مقام پر آپہنچا جہاں عالم ہست و بود نے جہانِ رنگ و بو کا ابتدائی روپ دھارا۔ تو خدا تعالےٰ نے اپنی بارگاہ کے مقربین سے فرمایا:۔

"اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً"

کہ میں نے تخلیق کائنات کے منصوبہ کو جس غرض و غایت کے لئے آغاز بخشا تھا، اب وقت آگیا ہے کہ اس کو بروئے کار لانے کے لئے میں اس مخلوق کو منظرِ عام پر لاؤں جو میری صفات کا خوبصورت چوغہ زیب تن کرے اور اس کا وجود میری قادرانہ تجلیات کی جلوہ گاہ ہو اور وہ دنیا میں میرا خلیفہ بن کر میری ذات و صفات کے عرفان کا دوسروں کے لئے ذریعہ بنے۔

چنانچہ بارگاہِ الوہیت کے مقربین نے اس خدائی آواز کو سنا۔ لفظ خلیفہ پر غور کیا تو سہمے ہوئے عرض کی:۔

"اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ ط (البقرہ: ۳۱)

کہ بارِ الٰہ! کیا تو اس دنیا میں اس مخلوق کو پیدا کرے گا جس کے دامنِ حیات پر فساد انگیزی اور خونریزی کے دھبے نمایاں ہوں گے۔ حالانکہ ہم تو پہلے سے ہی تیری تسبیح و تحمید کے گن گا رہے ہیں۔ پھر اس مخلوق کو زیورِ تخلیق سے آراستہ کرنے کا کیا مقصد ہے؟ خدا تعالیٰ نے فرشتوں کی اس آواز کو سنا اور نہایت شاہانہ دبدبہ و طمطراق سے فرمایا:۔

"اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ"

(البقرہ: ۳۱)

کہ تمہیں کیا خبر ہے؟ کہ کس عظیم الشان مقصد کے پیشِ نظر میں نے اس مخلوق کو وجود بخشا ہے؟

ملائکۃ اللہ کے اس استعجابی کلام کے جواب میں خداوند عالم نے جو کچھ فرمایا۔ اس سے نمایاں ہے کہ اللہ تعالےٰ کو یہ تسلیم ہے کہ بے شک اس کا خلیفہ بننے والی مخلوق کے ذریعے فساد انگیزی اور خونریزی کے واقعات بھی رونما ہوں گے اور یہ بھی درست ہے کہ وہ فرشتوں کی طرح بلا ارادہ و اختیار تسبیح و تحمید کے نغمے بلند نہ کرے گی۔ کیونکہ وہ صاحب ارادہ اور صاحب اختیار مخلوق ہوگی۔ جو اپنی مرضی اور اختیار سے سب کچھ کرے گی۔ چنانچہ اگر ایک طرف اس کے ذریعے دنیا میں فساد اور خونریزی کے واقعات دیکھنے میں آئیں گے۔ تو دوسری طرف اس کے وجود میں خدائی انوار و تجلیات کا عکس بھی ضیاء بار ہوگا۔ اور وہ مخلوق دنیا میں خدائی صفات کے رنگ میں رنگین ہوگی اور اس کا خلیفہ اور مظہر بن کر دنیا میں اس کے جمال و جلال کے ظہور کا موجب ہوگی۔

سو یہ وہ روشن حقیقت ہے جو اس حدیث قدسی کے حروف و نقوش میں جلوہ نما ہے جس میں خداوند عالم فرماتا ہے:۔

"کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔"

کہ تخلیق آدم سے قبل میں کائناتِ عالم میں ایک گراں قدر مخفی خزانے کی طرح تھا جس سے اہل دنیا بالکل ناآشنا اور ناواقف تھے مگر میں نے نہ چاہا کہ ابدالآباد تک ان کی نگاہوں سے اوجھل رہوں اس لئے میں نے اپنی روشناسی اور خود نمائی کے لئے آدم کو پیدا کیا تاکہ اس کے ذریعے اپنی مخلوق کو اپنی قادرانہ تجلیات اور صفات و کمالات سے روشناس کراؤں۔

حدیث قدسی کے اس مفہوم و معنی سے یہ حقیقت الم نشرح ہے کہ تخلیق آدم کا مقصد اس دنیا میں محض باری تعالےٰ کی صفات کی جلوہ نمائی ہے اور یہ وہ حقیقت ہے جو لفظ خلیفہ کے معنوں میں جھلک رہی ہے جس کی مزید تشریح قرآن مجید کی اس آیت سے ہوتی ہے جس میں فرمایا ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ (ذاریات: ۵۷)

کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے زیورِ تخلیق سے مزین کیا ہے تاکہ وہ میری عبادت کریں یعنی میری محبت میں خود کو فنا کرکے اپنے آئینہ ہستی میں میری صفات و تجلیات کے نقوش کو اجاگر کریں اور اس طرح کائنات عالم کو میری ذات کا ثبوت بہم پہنچائیں۔

قرآن مجید کی ان دو آیات اور حدیث قدسی پر یکجائی طور پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تخلیق آدم سے مراد اس کا ان معنوں میں خلیفۃ اللہ بننا ہے کہ اس کے وجود میں خدائی صفات کا جلوہ نمایاں نظر آئے اور وہ "تخلقوا باخلاق اللہ" کی حقیقی تصویر ہو۔ کیونکہ اخلاقِ فاضلہ سے ہماری شریعت میں مراد وہ اعلیٰ اخلاق ہیں جو خدا تعالےٰ کی صفات کا عکس ہیں اور جن کو آقائے دو جہان حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ کے خلیفۂ اعظم اور مظہر اتم بن کر عالم پر آشکار کیا ہے۔ جن کی بابت خود خدا تعالےٰ نے عرشِ معلیٰ سے گواہی دی ہے۔

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝ (القلم ۵)

کہ بلاشک آپ خلق عظیم کے حامل ہیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اخلاق درحقیقت صفات الٰہیہ کے اس ظہور کا نام ہے جو بندے کی طرف سے ہو۔ پس ہم جب اللہ تعالےٰ کی صفات کی نقل کرتے ہیں۔ تو با اخلاق کہلاتے ہیں گویا ایک ہی چیز خدا تعالےٰ کی طرف سے ظاہر ہو۔ تو اس کی صفت کہلاتی ہے اور بندوں کی طرف سے ظاہر ہو۔ تو خلق کہلاتی ہے۔ پھر خدا تعالےٰ کے اندر تو یہ صفات ازلی ابدی طور پر پائی جاتی ہیں اور ہمارے اندر کسبی طور پر پائی جاتی ہیں۔ بہرحال جب یہ صفات ہمارے اندر آتی ہیں تو اخلاق کہلانے لگ جاتی ہیں اور جب خدا تعالےٰ کی طرف انہیں منسوب کیا جائے تو وہ اسماء یا صفات کہلاتی ہیں۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ نے ہمارے اخلاق کی درستی کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے کامل نمونہ بنایا..... پس دنیا میں کامل انسان بننے کے لئے یا بالفاظ دیگر نجات یافتہ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقوش اپنے دلوں پر قائم کریں۔" (اسوہ حسنہ ص۲۹ ص۳۰)

اخلاق فاضلہ کی اس تعریف سے ظاہر و باہر ہے کہ جب ابناء آدم اپنے تمام نیچرل قویٰ جسمانی خواہشوں اور طبعی تقاضوں کو دل و دماغ کی تحریک و ترغیب پر بالارادہ ایک خاص ترتیب اور تعدیل سے موقع و محل پر عملی رنگ میں اجاگر کرتے ہیں تو وہ اخلاقِ فاضلہ کے حامل کہلاتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ یہ مقام حاصل کر لینا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ "موتوا قبل ان تموتوا" کے مطابق انسان کو اپنی حیوانی اور طبعی زندگی پر ایک موت وارد کرنی پڑتی ہے۔ جس کے لئے اسے اپنی نفسانی خواہشات کے خلاف ایک زبردست مجاہدہ اور تگ و دو کرنی پڑتی ہے۔ تب کہیں جاکر اسے یہ روحانی اور با اخلاق زندگی میسر آتی ہے اور وہ خلیفۃ اللہ اور مظہر صفات باری تعالےٰ بنتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اخلاق فاضلہ کی تعریف میں فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ کے پاک کلام نے تمام نیچرل قویٰ اور جسمانی خواہشوں اور تقاضوں کو طبعی حالات کی حد میں رکھا ہے اور وہی طبعی حالات ہیں جو بالارادہ ترتیب اور تعدیل اور موقعہ عینی اور محل پر استعمال کرنے کے بعد اخلاق کا رنگ پکڑ لیتی ہیں۔ ایسے ہی اخلاقی حالتیں روحانی حالتیں ہیں۔ جو پورے فنا فی اللہ اور تزکیۂ نفس اور پورے انقطاع الی اللہ اور پوری موافقت باللہ سے روحانیت کا رنگ پکڑ لیتی ہیں طبعی حالتیں جب تک اخلاقی رنگ میں نہ آئیں کسی طرح انسان کو قابل تعریف نہیں بناتیں۔ کیونکہ دوسرے حیوانات بلکہ جمادات میں بھی پائی جاتی ہیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اخلاق فاضلہ کی ورزش سے یہ غرض ہے کہ وہ اتصال بالمبداء کے لئے ہوں۔ یعنی ایسے طور پر استعمال ہوں کہ جس سے انسان اپنی ذات سے بالکل محو ہو کر اتصال بالمبداء حاصل کرے اور وہ طریق بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ انسان اپنے اخلاق کو محض اس نیت سے استعمال کرے کہ وہ خدا کے اخلاق کے تابع ہو جائیں اور جیسے سایہ اپنے وجود میں کچھ چیز نہیں بلکہ وہ اصل سے ہی پیدا ہوتا ہے اور اصل ہی کی متابعت میں محو ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی سالک کے لئے لازم ہے کہ اس کی اپنی ذات میں نفی اخلاق کا درجہ حاصل ہو۔" (ملفوظات)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے نمایاں ہے کہ اخلاقِ فاضلہ کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے نیچرل قویٰ اور جسمانی خواہشوں اور تقاضوں کو اپنے ارادے اور نیت سے ایک خاص ترتیب اور تعدیل سے موقعہ اور محل پر استعمال کرے جس سے وہ خدا تعالےٰ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاق کے رنگ میں رنگین ہو جائے اور اس کی صفات کا مظہر بن جائے۔ مگر اس کے لئے اُسے جس تزکیۂ نفس کی ضرورت ہے وہ انقطاع الی اللہ اور فنا فی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا جس کے بدوں وہ قرب الٰہی کا کوئی بھی مقام نہیں پا سکتا پھر اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اسلام میں اخلاقِ فاضلہ کی کیا عظمت و اہمیت ہے؟۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات جن میں اخلاقِ فاضلہ کی عظمت و اہمیت بیان کی گئی ہے جب ہم ان کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان سے ایک اور ہی کیف اور سرور محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ نے مختلف انسانی طبائع کو مدنظر رکھ کر مختلف انداز میں اس بارے میں روشنی ڈالی ہے تاکہ ہر انسان اپنے ذہنی اور قلبی رشتے کی بنا پر اُن سے مستفید ہو سکے اور دراصل یہ بھی آپ کا ایک کمال ہے جس سے آپ نے عرب کے اِن خونخوار وحشی خصلت بہائم صفت انسانوں میں ایک انقلاب عظیم برپا کر دکھایا تھا۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک وہ وقت ہے کہ آپ ان وحشیوں کے سامنے جو دو سرب کی متاعِ زیست لوٹنے میں فخر محسوس کرتے تھے اخلاق کی عظمت و اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "الخلق وعلم الدین" کہ جس طرح ضروریات زندگی کو محفوظ و مصئون رکھنے کے لئے برتن کی ضرورت ہے اسی طرح دین کی حفاظت کے لئے بھی ایک برتن کی ضرورت ہے جو کہ اخلاق ہیں۔ پس یہ آپ کا ایک ارشاد ہے جس میں آپ نے نہایت لطیف انداز میں ایک مثال کے ذریعہ اخلاق کی عظمت و اہمیت پر روشنی ڈالی ہے کہ جس طرح کوئی شئی برتن کے بغیر محفوظ اور ماحول کی کدورتوں سے منزہ نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح جس انسان میں اخلاق ناپید ہیں اس کی دینی اقدار بھی معرض خطر میں ہیں۔ جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں:۔

"انّ الخلق السیّئ یفسد العمل کما یفسد الخلّ العسل"

(کنز العمال) کہ جس طرح شہد کو سرکہ خراب کر دیتا ہے۔ اسی طرح بدخلقی نیک اعمال کا ستیاناس کر دیتی ہے۔

پھر ایک اور منظر ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ آپ ظاہری حسن و زیبائش پر فریفتہ اور مر مٹنے والوں کے سامنے اخلاق فاضلہ کی یوں عظمت بیان کرتے ہیں۔ فرمایا:۔

"احسن الحسن الخلق الحسن"

حسنوں میں سے سب سے بڑھ کر دلربا حسن اخلاق کا حسن ہے۔ اس لئے انسانوں کا فرض ہے کہ وہ کسی کے ظاہری خدوخال کی خوبصورتی یا خارجی زیب و زینت پر نہ مر مٹیں بلکہ پیار اور محبت کے لئے اخلاق کے حسن کو ترجیح دیں۔ تاکہ وہ دنیا میں ذلیل و خوار اور عقبیٰ میں وقود النار بننے سے بچ جائیں۔

پھر ایک اور نظارہ دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ آپ حسب و نسب پر اترانے اور فخر کرنے والوں سے فرماتے ہیں:۔

"لاحسب کحسن الخلق" (ابن ماجہ)

کہ خاندانی شرافت یا ذاتی خوبیوں پر ناز و گھمنڈ کرنا کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ اصل فخر کی بات تو اخلاق کی خوبصورتی اور حسن ہے۔ جس پر ناز کیا جا سکتا ہے اور اس طرح آپ نے ان وحشی خونخواروں کو جو خاندانی عظمت و بزرگی کے اظہار کے لئے دوسروں کا خون بہانے میں لطف محسوس کرتے تھے۔ بنی نوع انسان کا حقیقی ہمدرد و غمگسار بنا دیا۔

پھر وہ جو ایمان کا دعویٰ کرتے تھے اور مسلمان ہونے پر فخر کرتے تھے اُن کی کائناتِ دل کو بدلنے کے لئے آپ نے اُن کو یہ ذہن نشین کرانے کی کوشش کی کہ ایمان کے بھی مختلف مدارج ہیں اور اکمل الایمان وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے فرمایا:۔

"اکمل المؤمنین ایماناً احسنہم اخلاقاً" (ترمذی)

کہ مومنین میں سے اکمل الایمان وہ ہے جو ایمان میں سب سے اچھا ہے۔ اس لئے اِن کو اخلاق میں ایک دوسرے سے برتری حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

پھر ایک اور موقعہ پر مومنوں کو اخلاق فاضلہ سے آراستگی حاصل کرنے کے لئے بڑے ہی خوبصورت اور پیار بھرے انداز میں فرمایا:۔

"انّ من احبکم الیّ واقربکم منّی مجلساً یوم القیامۃ احاسنکم اخلاقاً۔ وانّ من ابغضکم الیّ وابعدکم منّی یوم القیامۃ الثرثارون والمتشدّقون والمتفیہقون" (ترمذی)

کہ قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ میرے محبوب اور میرے زیادہ قریب ہو کر بیٹھنے والے وہ ہوں گے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے اور اس دن مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور مجھ سے دور وہ لوگ ہوں گے جو منہ پھٹ اور بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے اور دوسروں پر اپنی بڑائی کا اظہار کرنے والے ہوں گے۔"

پس کون وہ بدبخت مسلمان ہے جس کی یہ خواہش اور کوشش نہ ہوگی کہ وہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا محبوب بنے اور آپ کے قدموں میں بیٹھے۔ پس جب ہر مسلمان کی یہ دلی خواہش اور کوشش ہے کہ وہ حضور پاک کا محبوب بنے اور آپ کے قدموں میں بیٹھے۔ تو لازماً وہ اخلاق حسنہ کو اپنائے گا۔

پھر ایک موقعہ وہ ہے جب۔ آپؐ اخلاق فاضلہ کی برتری اور عظمت کو یوں ان کے دلوں میں بٹھاتے ہیں۔ فرمایا:۔

"ما من شیءٍ یوضع فی المیزان اثقل من حسن الخلق وان صاحب حسن الخلق یبلغ بہ درجۃ صاحب الصوم والصلوٰۃ" (ترمذی)

کہ میزان الٰہی میں جس قدر نیکیاں رکھی جائیں گی ان میں سب سے زیادہ بوجھل اخلاق حسنہ ہی ہوں گے۔ اور یقیناً اخلاق حسنہ کا مالک ان کے ذریعہ نمازی اور روزے دار کا درجہ پا لیتا ہے۔

پھر ایک وہ مقام ہے جب آپؐ نے اخلاق حسنہ کی عظمت کے متعلق یہ فرمایا:۔

اکثر ما یدخل الجنۃ تقویٰ اللہ وحسن الخلق" (الادب المفرد)

کہ جنت میں بکثرت لے جانے والی نیکیاں تقویٰ اور حسنِ اخلاق ہیں۔

اور پھر فرمایا:۔

"خصلتان لا یجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخلق"

کہ دو خصلتیں مومن میں نہیں ہو سکتیں۔ بخل اور بدخلقی۔

پھر یہی نہیں کہ آپؐ نے اخلاق فاضلہ کی عظمت و اہمیت کے اظہار کے لئے ترغیب ترہیب سے کام لیا ہے بلکہ ہم تو یہ بھی دیکھتے ہیں کہ حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلے اللہ علیہ وسلم خود صاحب خلق عظیم ہونے کے باوجود اخلاق فاضلہ کے انتہائی مقام کو حاصل کرنے کے لئے خود بھی دعا کرتے ہیں اور اپنے عملی نمونہ سے اپنے صحابہ کرامؓ کو ان کے حصول کے لئے دعا کی تحریک فرماتے ہیں۔ حضور کی چند دعائیں درج ذیل ہیں۔ آپ خدا کے حضور میں عرض کناں ہیں:۔

ا:۔ اللّٰھم حسّنت خلقی فاحسن خلقی۔

اے اللہ! تو نے مجھے جسمانی حسن و جمال کا بہترین پیکر اور نمونہ بنایا ہے۔ پس میرے اخلاق کو بھی جہان آرا حسن بخش۔"

پھر خدا سے دعا کرتے ہیں:۔

ب:۔ اللّٰھم انّی اعوذ بک من النفاق والشقاق وسوء الاخلاق"

اے اللہ! مجھے نفاق و شقاق اور بداخلاقی سے بچا۔

پھر یہ دعا بھی خدا سے مانگتے ہیں:۔

ج:۔ اللّٰھم اھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الّا انت واصرف عنّی سیئھا لا یصرف عنّی سیئھا الّا انت۔ (ترمذی)

اے اللہ! احسن الاخلاق کی طرف میری راہنمائی فرما کیونکہ تیرے بغیر کوئی ایسا نہیں کر سکتا اور اے اللہ مجھے برے اخلاق سے بچا۔ یقیناً تیرے بغیر کوئی ان سے نہیں بچا سکتا۔"

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ارشادات اور آپ کی یہ دعائیں اس حقیقت کی آئینہ دار ہیں کہ آپؐ نے یہ سب کچھ اس لئے کیا کہ آپؐ جانتے تھے کہ اخلاق فاضلہ کا خدا تعالےٰ کے ہاں بڑا مقام ہے۔ کیونکہ جب تک ایک انسان اپنی حیوانی زندگی پر موت وارد نہیں کرتا۔ وہ خود کو صفات الٰہیہ کے رنگ میں رنگین نہیں کرتا ہے۔ ان لوگوں کے زمرہ میں شمار نہیں ہو سکتا جن کو آپؐ نے "تخلقوا باخلاق اللہ" کی بھی ہدایت فرمائی تھی۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں میں چند ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق فاضلہ کی عظمت و اہمیت کے بارے میں درج کر دوں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اخلاق دوسری نیکیوں کی کلید ہے۔ جو لوگ اخلاق کی اصلاح نہیں کرتے وہ رفتہ رفتہ بے خیر ہو جاتے ہیں۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دنیا میں ہر ایک چیز کام آتی ہے زہر اور نجاست بھی کام آتی ہے۔ اسٹرکینیا بھی کام آتا ہے اعصاب پر اپنا اثر ڈالتا ہے۔ اگر انسان جو اخلاق فاضلہ کو حاصل کر کے نفع رساں ہستی نہیں بنتا۔ ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ کسی بھی کام نہیں آ سکتا۔ مردار حیوان سے بھی بدتر ہو جاتا ہے کیونکہ اس کی کھال اور ہڈیاں بھی کام آ جاتی ہیں اس کی تو کھال بھی کام نہیں آتی۔ اور یہی وہ مقام ہوتا ہے جہاں انسان بل ھم اضل کا مصداق ہو جاتا ہے پس یاد رکھو کہ اخلاق کی درستی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ نیکیوں کی ماں ہے۔" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۶)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اخلاقی معجزہ ایسا ہوتا ہے کہ

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

:- بقیہ حج :-

پر مشتمل ہے اور دوسرا خطبہ عالمی منشور سے متعلق ہے جس کے الفاظ میں شوکت ہے اور گرج ہے جس میں انسانیت کو اعلیٰ مقام دیا گیا ہے خواتین کے حقوق کو بڑے مؤثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس عظیم الشان خطاب میں خدا تعالیٰ کی عبودیت اختیار کرنے کو بطور نظام حیات کے بیان کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کے خون کو قیمتی قرار دیا گیا ہے جان و مال کی حفاظت اور اس کی حرمت کو بیان فرمایا قتل کا قصاص واجب قرار دیا تاکہ بے راہ روی کا انسداد کامل ہو۔ سود جیسے لعنتی نظام کو ختم کرنے کا اعلان عام کیا گیا ہے۔ اخوتِ اسلامیہ کو حق قرار دیا گیا۔ رنگ و نسل اور قومیت کے امتیاز کو ختم کرنے کی تلقین ہے۔ یہ خطبہ اسلامی معاشرہ کی بنیادی خصوصیات پر مشتمل ہے اور اس میں قرآنی منشور کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ یہ وہ بنیادی تعلیمات ہیں جن پر عمل کرنے سے فرزندانِ اسلام ہر میدان میں ترقی اور عزت اور نمایاں مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ اغیار کے قلوب میں ان کی دھاک بیٹھ سکتی ہے اور ان کو عظیم مقام مل سکتا ہے ان کے باہمی تعلقات اخوت و مودت کے تعمیری نتائج کے حامل ہو سکتے ہیں۔ ان کلمات سے امن عالم کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے ایک قوم دوسری قوم کی عزت کرے۔ کیونکہ اس میں انسانیت کے احترام کی پُرزور تلقین کی گئی ہے۔ ہر قوم اپنے ملک میں اور اپنے ماحول میں اطمینان اور امن سے زندگی گذار سکتی ہے۔ اس خطبہ میں آج کے عالمی مسائل کا حل موجود ہے۔

الغرض یہ تاریخی خطبہ انفرادی اور اجتماعی خصوصیات کا حامل ہے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ خدا تعالیٰ نے آپؐ کو وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کے خطاب سے نوازا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ ۴ ستمبر کو پانچواں لڑکا عطا فرمایا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک! دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ نیک اور خادمِ دین بنائے۔ نیز والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین!

(نصیر احمد شاد ایم اے استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

● مکرم سردار یحییٰ نور صاحب ابن سردار محمد یوسف صاحب بعارضہ ذیابیطس و شوگر سخت بیمار ہیں۔ سروسز ہسپتال میں داخل ہیں
(محمد بشیر زیروی۔ مزنگ لاہور)

● جماعت احمدیہ لاہور کے بزرگ ممبر محترم شیخ عبد الحمید صاحب شملوی بوجہ پیرانہ سالی و دیگر عوارض بیمار ہیں
(ناصر احمد خالد۔ مزنگ لاہور)

● میرا چچازاد بھائی فراز احمد ایک پیچیدہ اور تشویشناک بیماری میں مبتلا ہے۔
(عظمیٰ علیم۔ کریم نگر فیصل آباد)

● خاکسار کے بیٹے عزیزم شیخ فہیم احمد انور کا فرسٹ ایم بی بی ایس کا امتحان ہو رہا ہے
(شیخ محمد عمر انور۔ دار العلوم غربی ربوہ)

● میری پھوپھی رسول بی بی زوجہ چیہدی امیر احمد صاحب باجوہ (کھتووالی) کی صحت اکثر خراب رہتی ہے۔
(ناصر احمد باجوہ چک ۵۲/م رحیم یار خان)

● میرے والد محترم جناب عبد الستار خادم صاحب پر دوبارہ دل کا حملہ ہوا ہے۔
(عبد الحمید عزیز خادم۔ گوجرانوالہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

اللّٰہ اعلیٰ اللہ کا بہترین حربہ

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان سے الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اُس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔" (برکات الدعا ص۱۱)

ربوہ میں نماز عید الاضحیٰ

ربوہ میں نماز عید الاضحیٰ مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۳ء بروز اتوار بوقت ۸ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں ہوگی۔ احباب وقت کی پابندی کرتے ہوئے مسجد میں تشریف لے آئیں۔ مستورات کے لئے حسب سابق پردہ کا انتظام ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

دُعائے مغفرت

● مکرم چوہدری محمد حسین صاحب ساکن گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ ۳۰ اگست رات ۸ بجے رحلت فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم چوہدری ولیداد صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ مرحوم نہایت مخلص فدائی احمدیت و مجاہد احمدیت تھے مرحوم کی عمر ۹۸ سال تھی۔ قارئین الفضل سے مرحوم کی مغفرت و بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کے لیے دعا کی درخواست ہے

(سید غلام احمد نثار۔ صدر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں)

● میرے محسن و غم خوار اور غم گسار میرے بڑے بہنوئی مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب ۲۴ مئی کو صبح نو بجے دل کا دورہ پڑنے سے کراچی میں انتقال کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم ہر ایک ـــ خواہ اپنا ہو یا پرایا سب سے اخلاق سے پیش آتے تھے۔ جب تک زندہ رہے زندگی خدمتِ خلق اور خدمتِ احمدیت میں گزاری اپنے حلقہ میں سیکرٹری رشتہ ناطہ کے شعبہ سے وابستہ رہے۔

احمدیت اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ اور ان کے خلاف کوئی لفظ سننا گوارا نہ کرتے تھے۔

آپ موصی تھے جنازہ ربوہ لے جایا گیا ۲۶ مئی کو بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمتوں کی بارش کرے۔ بزرگوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ بھائی جان کی مغفرت کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور ہماری ہمشیرہ صاحبہ کا حامی و ناصر ہو اور ہم سب کو صبرِ جمیل عطا فرمادے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلا دے۔ اور ہمارا حافظ ہو۔

(حفیظہ بیگم اہلیہ شریف احمد راجوری کراچی)

● خاکسار کی خالہ جان محترمہ سیدہ بلقیس بیگم صاحبہ جو کافی عرصہ سے بعارضہ بلڈ پریشر و شوگر علیل تھیں مورخہ ۳ ستمبر ۸۳ء کو راولپنڈی میں وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ محترم قریشی محمد اسحٰق صاحب مرحوم سابق جنرل مینیجر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کی اہلیہ تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ ان کی رہائش گاہ (لین ۷ پشاور روڈ) پر محترم مجیب الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے پڑھائی۔ اگلے روز ان کے اعزہ جنازہ لے کر ربوہ پہنچے۔ مرحومہ بفضلہ تعالیٰ موصیہ تھیں۔ احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں گیارہ بجے حضرت صوفی غلام محمد صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر قبر پر دعا مکرم راجہ نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کروائی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار صرف ایک بیٹا برادرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب (جو بیرون ملک ہیں) چھوڑا ہے۔ مرحومہ حضرت الحاج حافظ سید عبد المجید صاحب مرحوم آف منصوری کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ مخلص، نیک، مہمان نواز اور غریب پرور خاتون تھیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں خدا تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین۔

(شاہد احمد ابن محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی مرحوم اسلام آباد)

ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید کا ستمبر ۱۹۸۳ء کا شمارہ ۱۰ ستمبر کو حوالۂ ڈاک کر دیا گیا تھا۔ عام طور پر ملک کے دور دراز علاقوں تک کے خریدار صاحبان کی خدمت میں بھی یہ پرچہ چار پانچ روز میں پہنچ جانا چاہیئے اگر آپ کو پرچہ نہ ملے یا بہت زیادہ تاخیر سے ملے تو ہمیں اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

اس پرچہ کے اردو حصہ میں داعی الی اللہ بننے کے چند اصول جماعت سے متعلق سویڈن کے ایک صحافی کے مضمون کا ترجمہ تحریک اور وصیت کے سلسلہ میں فارم اصل آمد کی اہمیت کا ذکر شامل ہیں۔

انگریزی حصہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک پیغام۔ ایک خطبے کا خلاصہ۔ اسلام کا غلبہ۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہؑ کے متعلق ایک تفصیلی مضمون اور حضور کے چند فتاویٰ شامل ہیں۔

(مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیسٹ ہاؤس انصار اللہ کے نئے بلاک کیلئے معطی حضرات کی فہرست

(قسط ۸)

گیسٹ ہاؤس انصار اللہ کے نئے بلاک کی تعمیر کے سلسلہ میں عطایا ادا کرنے والے احباب کی فہرست (قسط ۸) درج ذیل ہے۔ ان احباب کے اسماء گرامی انشاء اللہ تعالیٰ گیسٹ ہاؤس کی عمارت پر نصب ہونے والی دعائیہ لوح پر کندہ کرائے جائیں گے۔ رب کریم ان کے اموال میں برکت بخشے۔ آمین

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

نمبر شمار	معطی حضرات گیسٹ ہاؤس انصار اللہ	روپے
۱-	مکرم سکواڈرن لیڈر محمد حنیف صاحب بھٹی ولد چوہدری عبید اللہ صاحب مرحوم فتوکے ضلع سیالکوٹ	۳۲۵/-
۲-	" چوہدری محمد شفیع صاحب زعیم انصار اللہ ۱۴۷ ربوہ چوہڑی ضلع فیصل آباد	۵۰۰/-
۳-	" نظام الدین صاحب منجانب پسر چوہدری محمد شفیع صاحب مقصودہ ضلع وہاڑی	۳۰۰/-
۴-	" شیخ نذیر احمد صاحب سیالکوٹی۔ فیصل آباد شہر	۳۰۰/-
۵-	" ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مجاہد چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	۳۰۰/-
۶-	" چوہدری الٰہی احمد صاحب بشیر ڈھلوں آف ہڑپہ ولد چوہدری منظور احمد شہید جہلم شہر	۳۰۰/-
۷-	" خواجہ حفیظ احمد صاحب ولد سعد اللہ خان صاحب مشین محلہ جہلم شہر	۵۰۰/-
۸-	" چوہدری محمود احمد صاحب وڑائچ ولد چوہدری عبد العزیز صاحب نیا محلہ جہلم شہر	۳۰۰/-
۹-	" محمد عالم صاحب تحصیلدار ولد چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم ۹۶/ع علامہ اقبال روڈ۔ لاہور	۵۰۰/-
۱۰-	" ملک حیات محمد صاحب مرحوم منجانب پسر ملک علی محمد صاحب ریٹائرڈ تھانیدار کھوکھر غربی ضلع گجرات	۳۰۰/-
۱۱-	" ملک بشیر احمد صاحب پسر اللہ دتہ صاحب ریٹائرڈ چیف پٹی آفیسر کھوکھر غربی ضلع گجرات	۳۰۰/-
۱۲-	" ملک محمد اکبر صاحب ولد ملک حیات محمد صاحب مرحوم " " "	۳۰۰/-
۱۳-	" میر عبد الرشید صاحب ولد میر اللہ بخش صاحب تسنیم مرحوم راہوالی ضلع گوجرانوالہ	۳۰۰/-
۱۴-	" ڈاکٹر ناصر احمد صاحب عباسی گلی ۱۴ احمدیہ بلڈنگ گنج مغلپورہ لاہور	۳۰۰/-
۱۵-	" حکیم عبد الرؤف صاحب پرویز باغبانپورہ لاہور	۳۰۰/-
۱۶-	مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ مرحومہ موصیہ منجانب پسر ڈاکٹر احسن صاحب چیمہ گجرات شہر	۳۱۳/-
۱۷-	مکرم پیر فضل الرحمٰن صاحب بیت الفضل سانگھڑ شہر	۳۰۰/-
۱۸-	" چوہدری عبد الغنی صاحب مسجد احمدیہ " "	۳۰۰/-
۱۹-	" غلام محمد صاحب و خدا بخش۔ بھڈال ضلع سیالکوٹ	۳۰۰/-
۲۰-	" شہباز خان صاحب باجوہ چونڈہ حال شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤ الدین	۳۵۰/-
۲۱-	" نواب خان صاحب مرحوم منجانب چوہدری شہباز خان صاحب باجوہ شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤ الدین	۳۵۰/-
۲۲-	" بشیر احمد صاحب ولد مولا بخش صاحب کھٹی رچنا ٹاؤن سکیم ۱ شاہدرہ لاہور	۳۰۰/-
۲۳-	" خیرے خان صاحب منجانب پسران مختار احمد خان و سردار محمد خان محمود آباد ضلع تھرپارکر	۳۰۰/-
۲۴-	" چوہدری محمد علی صاحب ولد حیدر بخش صاحب چک ۱۸ بھونڈ ضلع شیخوپورہ	۳۰۰/-
۲۵-	" " محمد علی صاحب ولد کمال الدین صاحب امیر جماعت " " "	۳۰۰/-
۲۶-	" عبد الحمید ولد احمد بخش صاحب چک ۱۸ " " "	۳۰۰/-
۲۷-	" چوہدری عبد السبحان صاحب لون چونڈہ ضلع سیالکوٹ	۳۰۰/-
۲۸-	" راجہ عطاء محمد صاحب مرحوم منجانب پسر راجہ محمد یوسف صاحب خادم چوٹالہ ضلع جہلم	۳۰۰/-
۲۹-	" ٹھیکیدار محمود احمد صاحب کالا گوجراں ضلع جہلم	۳۰۰/-
۳۰-	" چوہدری نثار احمد صاحب مرحوم منجانب میر محمود جہلم	۳۰۰/-
۳۱-	" حکیم خلیل احمد صاحب وہاڑی شہر	۳۱۳/-
۳۲-	" چوہدری محمد حمید صاحب رام نگر دیو سماج روڈ سنت نگر لاہور	۳۰۰/-
۳۳-	مکرم چوہدری نصیر اللہ خان صاحب پسر اولد چوہدری رحمت خان صاحب (صدر جماعت) ۶/۱۱ ضلع ساہیوال	۳۰۰/-
۳۴-	" چوہدری ظفر احمد صاحب باجوہ مرحوم منجانب پسر ندیم ظفر باجوہ کوٹ باجوہ ضلع شیخوپورہ	۴۰۰/-
۳۵-	" چوہدری جلال خانصاحب بیری والے ولد جھنڈے خان صاحب کوٹ دیالداس ضلع شیخوپورہ	۳۰۰/-
۳۶-	" بشیر احمد صاحب وینس ۱۳۲ ربوہ ساہووال ضلع فیصل آباد	۳۰۰/-
۳۷-	" چوہدری عبد الغفور صاحب ولد رحیم بخش صاحب احمد آباد سانگلہ ضلع جھنگ	۳۰۰/-
۳۸-	" عبد اللطیف صاحب خالد کھیویالی ضلع گوجرانوالہ	۳۰۰/-
۳۹-	" میاں عبد اللہ صاحب گکھڑ منڈی " "	۳۰۰/-
۴۰-	" چوہدری افضل خانصاحب مانگٹ اونچے " "	۳۰۰/-
۴۱-	" ملک نصیر احمد صاحب پوسٹل پنشنر۔ ساہیوال شہر	۳۰۰/-
۴۲-	مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ مرحومہ منجانب ہمشیرہ بشریٰ بیگم صاحبہ سابقہ کریام حال ۸۸ ج ب ضلع فیصل آباد	۳۰۰/-
۴۳-	مکرم چوہدری غلام احمد صاحب دھوریہ ضلع گجرات	۳۰۰/-
۴۴-	" منشی نور حسین صاحب منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ	۳۰۰/-
۴۵-	مجلس انصار اللہ " " "	۳۰۰/-
۴۶	مکرم امام الدین صاحب مرحوم منجانب پسر محمد رشید صاحب بٹ زرگر منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ	۳۰۰/-
۴۷-	" محمد ابراہیم صاحب وزیر آبادی حال سیالکوٹ	۳۰۰/-
۴۸-	" چوہدری محمد عمر قمر صاحب سب انجینئر جھنگ صدر	۳۰۰/-
۴۹	" " محمد ابراہیم صاحب مرحوم منجانب پسر چوہدری محمد عمر قمر صاحب سب انجینئر جھنگ صدر	۳۰۰/-
۵۰-	مجلس انصار اللہ سمہ سٹہ ضلع بہاولپور	۳۵۰/-

تبرکات از کشتی نوح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "کشتی نوح" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں۔ یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑواتا ہے۔ یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے۔ یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے۔ کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو۔ کیا تم جذباتِ نفس سے، بغیر یقینی تجلّی کے رُک سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلّی پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوش حالی حاصل کر سکتے ہو۔ کیا آسمان کے نیچے کوئی ایسا کفارہ اور ایسا فدیہ ہے جو تم سے گناہ ترک کرا سکے۔ کیا مریم کا بیٹا عیسیٰ ایسا ہے کہ اس کا مصنوعی خون گناہ سے چھڑائے گا۔ اے عیسائیو! ایسا جھوٹ مت بولو جس سے زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ یسوع خود اپنی نجات کے لئے یقین کا محتاج تھا۔ اور اس نے یقین کیا اور نجات پائی۔ افسوس ہے ان عیسائیوں پر جو یہ کہہ کر مخلوق کو دھوکہ دیتے ہیں کہ ہم نے مسیح کے خون سے گناہ سے نجات پائی ہے۔ حالانکہ وہ سر سے پیر تک گناہ میں غرق ہیں۔" (ص ۸۸)

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع مؤرخہ ۲۸ تا ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی / حاضری لازمی ہے۔ تمام زعماء / زعماء اعلیٰ۔ ناظمین اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق محترم امراء صاحبان و صدران جماعت و مربیان کرام سے بھرپور تعاون کے ساتھ جہاں مجالس کی نمائندگی سو فیصد بنائیں وہاں ہر جماعت اور مجلس سے زیادہ سے زیادہ انصار کو اس بابرکت اجتماع سے استفادہ کے لئے مرکز میں لائیں۔ پاکستان کی کوئی ایسی مجلس نہیں رہنی چاہیئے جہاں سے کسی فرد نے اجتماع میں شرکت نہ کی ہو۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اعلیٰ اخلاق)

جس کے دوسرے معجزے برابری نہیں کر سکتے۔ سچے نبی کا یہ معیار ہے کہ اس سے انسان اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر ہو جاتا ہے اور وہ ایک ممیز شخص ہوتا ہے۔ شاید خدا تعالیٰ تمہارے ذریعہ ان کے دل میں اسلام کی محبت ڈال دے"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱)

پھر مزید فرماتے ہیں:۔

"میری نصیحت پھر یہی ہے کہ اچھے اخلاق ظاہر کرنا ہی کرامت ہے اگر کوئی کہے کہ میں کراماتی بننا چاہتا ہوں تو یاد رکھے کہ شیطان اسے دھوکا میں ڈالتا ہے۔ کرامت سے عجیب اور پندار مراد نہیں۔ کرامت سے لوگوں کو اسلام کی سچائی اور حقیقت معلوم ہوتی ہے اور ہدایت ہوتی ہے میں تمہیں پھر کہتا ہوں کہ عجیب اور پندار تو کرامت اخلاقی میں داخل ہی نہیں۔ پس یہ شیطانی وسوسہ ہے دیکھو یہ کروڑہا مسلمان جو روئے زمین کے مختلف حصوں میں نظر آتے ہیں کیا یہ تلوار کے زور سے جبر و اکراہ سے ہوئے ہیں نہیں یہ بالکل غلط ہے یہ اسلام کی کراماتی تاثیر ہے جو ان کو کھینچ لائی ہے کرامتیں انواع و اقسام کی ہوتی ہیں۔ منجملہ ان کے ایک اخلاقی کرامت بھی ہے جو ہر میدان میں کامیاب ہے۔ انہوں نے جو مسلمان ہوئے صرف راستبازوں کی کرامت ہی دیکھی اور اس کا اثر پڑا۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴۶)

آخر میں محبوب خدا سید کائنات کے الفاظ میں یہ دعا ہے:۔

اللّٰھم اھدنی لاحسن
الاخلاق لا یھدی لاحسنھا
الا انت واصرف عنی
سیئھا لا یصرف عنی
سیئھا الا انت"

جماعت احمدیہ گھانا کے وعدے تحریک جدید تقریباً چھ لاکھ روپے ہو گئے

برادرم مکرم عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج گھانا نے وعدہ جات تحریک جدید کی تیسری قسط ارسال کی ہے سابقہ وعدوں کو ملا کر کل وعدے ۲۹,۵۱۶ سڈی یعنی قریباً پانچ لاکھ پچانوے ہزار آٹھ سو روپے کے ہو گئے ہیں اور ابھی دو ریجن سے وعدے آنے باقی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ کل وعدہ کنندگان کی تعداد ۱۵۰۸ ہے جس میں سے ۳۶ صف اوّل کے اور ۷۴ صف دوم کے معاونین خصوصی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام مجاہدین گھانا کی قربانیوں کو قبول فرمائے ان کے جان و مال اور اخلاص میں برکت ڈالے اور دائمی خوشیاں نصیب فرمائے۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید)

گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ فار پرنٹنگ اینڈ گرافک آرٹ لاہور میں داخلہ

:- سیشن ۸۴-۱۹۸۳ء :-

گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ فار پرنٹنگ اینڈ گرافک آرٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ۱۸ فون نمبر ۸۵۲۷۸۴ میں ایسوسی ایٹ انجینئر پرنٹنگ اینڈ گرافک آرٹس ٹیکنالوجی کے تین سالہ کورس میں داخلے شروع ہیں۔

امیدواروں کا میٹریکولیٹ یا مساوی امتحان میں فزکس کیمسٹری، ریاضی اختیاری اور انگریزی کے مضامین میں پاس ہونا لازمی ہے۔

عمر یکم ستمبر ۱۹۸۳ء کو ۲۰ سال سے زائد نہ ہو۔ عمر میں ایک سال کی زیادتی کی معافی دی جا سکتی ہے۔

ہوسٹل کی سہولت بھی موجود ہے۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر دی جائیں گی۔ پراسپکٹس معہ فارم دفتر انسٹی ٹیوٹ ہذا سے بعوض مبلغ ۲ روپے نقد یا پرنسپل صاحب کے نام ۱۲/- روپے کراسڈ پوسٹل آرڈر اور اپنا پتہ لکھا ہوا ۲½" × ۷" کا لفافہ بھیج کر حاصل کی جا سکتی ہے۔ درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ ۵ ستمبر ۱۹۸۳ء ہے۔

(مرزا مبشر احمد ۶۱ کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور)

فرنچ، جرمن اور اٹالین گھر بیٹھے سیکھنے کا انتظام

ابتدائی اور ایڈوانس فرنچ / اٹالین نیز ایڈوانس جرمن زبان سیکھنے کے لئے درج ذیل پتہ سے معلومات فرما سکتے ہیں۔ بہتر ہوگا خط انگریزی میں ٹائپ شدہ ہو

INTERNATIONAL CORRESPONDENCE SCHOOL,
160, STEWARTS ROAD
LONDON. SW8 4UJ — U.K.

نصرت انڈسٹریل سکول میں داخلہ

نصرت انڈسٹریل سکول موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ۳ ستمبر کو کھل گیا ہے۔ داخلہ شروع ہے۔ ڈپلومہ حاصل کرنے والی طالبات کے لئے داخلہ کی آخری تاریخ ۲۲ ستمبر ہے باقی لڑکیوں کے لئے داخلہ ہر وقت جاری رہے گا۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول۔ ربوہ)

ساہیوال میں احمدیت

خاکسار ایک مقالہ بعنوان "ساہیوال میں احمدیت" لکھ رہا ہے۔ جملہ احباب کے پاس اس سلسلہ میں اگر کوئی معلومات ہوں تو مطلع فرمائیں۔

(انوار احمد انوار درجہ شاہد جامعہ احمدیہ ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے بہترین رہائشی منصوبہ ٹاؤن کمیٹی سے منظور شدہ

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ

:- میں :-

میٹھے پانی کی سہولت پہنچا دی گئی۔ پختہ سڑکیں۔ پلیاں۔ پکی نالیاں پہلے ہی مکمل ہو چکی ہیں۔ ٹیلیفون و بجلی کی سہولت جلد مہیا ہو رہی ہے۔ سوئی گیس جون ۱۹۸۴ء تک بفضل تعالیٰ پہنچا دی جائے گی۔ شکور پارک میں رہائشی مکانات تعمیر ہو رہے ہیں۔ اچھی رہائش پرسکون ماحول نزد مسجد اقصیٰ و محلہ دارالرحمت شرقی ب کی چالیس فٹ سڑک پر واقع چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔ اب اس بہترین رہائشی منصوبہ سے فائدہ اٹھائیں۔

نوٹ: الباسط کالونی میں جن احباب نے خاکسار سے پلاٹ خرید کئے ہوئے ہیں وہ اپنا اپنا نشان ۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء تک لے لیں: (فون: 416)

پروپرائٹر: جاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ

نادر موقع ○ شیلر برائے فروخت

(ارجمند رائس ملز نزد احمد نگر)

بالکل چالو حالت میں برائے فروخت ہے۔ ○ رقبہ دو ایکڑ ○ ایک شیلر پلانٹ اچھی حالت میں (لاہور کا بنا ہوا) ○ ۵۰۰۰ فٹ مسقف رقبہ ○ دو دفاتر اور چار بیرکیں ○ ایک عدد ٹیوب ویل اور ڈنکی پمپ ○ سیلہ بنانے کا مکمل انتظام

:- نوٹ :-

جو حضرات ایک سیزن کے لئے ٹھیکے پر لینے میں دلچسپی رکھتے ہوں وہ بھی رابطہ قائم کریں۔

:- رابطہ :-

مرزا طیب احمد * (فون - 595)